دانشور اپنے یہاں بھی یہی ڈرامہ دہرانا چاہتے ہیں؟!

امریکہ کے پرفریب ماحول کا پردہ چاک کرنے کے لیے خود امریکی حکومت کے فراہم کردہ اعداد و شمار ہماری خوابیدہ آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہیں، جن کے مطابق امریکہ کے ہائی سکولوں کی 38% لڑکیاں حاملہ پائی گئیں۔ یونیورسٹی کے درجات کی طالبات میں یہ تناسب بہت کم ہے، اس لیے کہ مانع حمل ادویات اور تدابیر اختیار کرنے میں وہ سکول کی لڑکیوں سے زیادہ تجربہ کار ہوتی ہیں۔

جنسی تسکین کا حصول بلاشبہ فطرت کی آواز اور قابل قدر مقصد ہے۔ اسلام اس مسئلے پر بڑی توجہ دیتا ہے؛ کیونکہ اگر انسان جنسی آسودگی سے محروم ہو تو ذہنی طور پر اسی دلدل میں پھنس کر رہ جاتا ہے، کسی اور معاملے پر پوری توجہ دینے کے قابل ہی نہیں رہتا۔ جس کے نتیجے میں قومی پیداوار میں کمی واقع ہوتی ہے؛ لیکن اچھے مقاصد اچھے ذرائع ہی سے حاصل کیے جانے چاہئیں۔ اسلام میں مردوں کو بیک وقت چار شادیوں کی اجازت دینے کا مقصد انہی مقاصد کا حصول ہے۔ اس غرض کے لیے پورے معاشرے کو اخلاقی روگ لگا دینا یا نوجوانوں کو جانوروں کی طرح ایک دوسرے پر پل پڑنے کے لیے آزاد چھوڑ دینا یقیناً پاکیزہ طریقہ نہیں۔

ایک ڈش جوڑا جرمی کونی اور کرسٹینا ڈین' بون مت کی تحقیق کے سلسلے میں آیا ہوا تھا۔ میرے ساتھ تعارف ہوا۔ انہوں نے صحیح معنوں میں پاکستان آ کر اسلام کا مطالعہ کیا تھا۔ اس جوڑے نے اسلامی طرز معاشرت کو اسلامی معاشرے میں آ کر قریب سے دیکھا، جانچا اور پرکھا۔ انہوں نے اس حقیقت کا برملا اعتراف کر لیا کہ زندگی کا لطف اور صحیح معنوں میں معاشرت کا مزہ اسلامی معاشرے کے سوا کہیں موجود نہیں۔

سرمایہ کاری پر سود کا اثر

پروفیسر ابراہیم عبداللہ

اسلامی معیشت میں ''سود'':

اسلام نے انسانیت کو جو معاشی نظام عنایت فرمایا ہے اور عہد رسالت اور عہد خلافت راشدہ بلکہ اس کے بعد بھی سینکڑوں سالوں تک جس نظامِ معیشت کو عملاً نافذ کر کے دکھایا ہے، اس کامیاب تجربے سے کوئی بھی صاحبِ علم انکار نہیں کرسکتا۔ عہدِ خلافت میں معاشی خوشحالی کا حال یہاں تک پہنچ گیا کہ لوگ صدقہ لے کر نکلتے تھے اور لینے والا کوئی نہیں ملتا تھا؛ کیونکہ ایک تو معاشرے میں خوش حالی زیادہ تھی، دوسری طرف لوگوں کے دلوں میں تقویٰ کی بہتات تھی۔

اسلامی خلافت کے عہدِ مسعود میں کوئی سودی کاروبار نہیں کیا جاتا تھا؛ بلکہ پوری مملکت اسلامیہ میں سود کا لین دین مطلقاً ممنوع تھا۔ پھر بھی ان کا نظامِ معیشت نہ صرف چلتا رہا، بلکہ بہت مثالی انداز میں چلتا رہا۔ عہد جدید کے بعض نام نہاد اسکالر سودی نظام کے بغیر نظامِ معیشت کا چلنا محال سمجھتے ہیں۔ حالانکہ تاریخ نے یہ بات ثابت کردی ہے کہ سودی نظام ظلم اور تعدی پر مبنی نظامِ معیشت ہے، جس سے افراد اور معاشرہ خوش حالی کے بجائے مزید مصائب و مشکلات کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اور معاشرے کا استحکام درہم برہم ہوجاتا ہے۔ کریمی کے بقول ''جس معاشرے میں افراد ایک دوسرے کے ساتھ خودغرضی کا معاملہ کریں، کوئی بھی ذاتی غرض اور شخصی فائدے کے بغیر کسی دوسرے کے کام نہ آئے، ایک کی حاجت مندی دوسرے کے لیے نفع اندوزی کا زریں موقع بن جائے، ایسا معاشرہ کبھی مستحکم نہیں ہوسکتا۔''

اللہ تعالیٰ نے سود (ربا) کی شناعت، خرابی اور بے برکتی سے آگاہ فرماتے ہوئے مسلمانوں کو اس سے مکمل اور دائمی اجتناب کرنے کی انتہائی تاکید فرمائی ہے۔ اور اس کی حرمت و شناعت واضح ہوجانے کے بعد اس کا ارتکاب کرنے والے کو انتہائی ناشکرا اور شدید گناہ گار قرار دیا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے: ﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰو وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝﴾ [البقرة ٢٧٦] ''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقوں میں برکت عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے گناہگار کو بالکل پسند نہیں کرتا۔''

دین اسلام نے سود کے معاشی اور معاشرتی نقصانات کو مدنظر رکھتے ہوئے سودی کاروبار سے قطعی منع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ابدی دستورِ حیات میں سود کا لین دین کرنے والوں کو سنگین ترین اخروی وعید کے ساتھ دنیا میں بھی بے برکتی اور بدحالی کی وارننگ دی ہے۔ مسلمان اللہ تعالیٰ پر ایمان کا دعویدار ہوتا ہے؛ لیکن اپنے دعوے کے مطابق اسلامی تعلیمات

پر عمل پیرا نہیں ہوتا۔ اسی لیے اس وقت دنیا کے بیشتر ممالک میں مسلمان معاشی بدحالی کے ساتھ ساتھ بدامنی اور دہشت گردی کے شکار بھی ہیں۔

قرآن مجید نے سودخور کی کیفیت اور بدحالی بیان کرتے ہوئے اسے روزِ آخرت خبطی اور فاتر العقل جیسا ہو کر اٹھنے کی وعید سنائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ [البقرة ۲۷۵] ''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس شخص کی طرح اٹھ کھڑے ہوں گے، جس کو شیطان نے چھوکر پاگل بنا دیا ہو۔ کیونکہ وہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی سود کی طرح ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال فرمایا ہے اور سود کو حرام کر دیا ہے۔ جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی نصیحتِ الٰہی سن کر رک گیا، اس کے لیے وہ معاف ہے جو پہلے گزر گیا۔ اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اور جو دوبارہ حرام کی طرف لوٹ گیا وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔''

سودی کاروبار میں برکت ہوتی ہی نہیں، بلکہ سودی کاروبار کرنے والا دن بدن مصائب و مشکلات کا شکار ہوتا جاتا ہے۔ اگر ہم اپنے معاشرے پر نگاہ ڈالیں اور سودی کاروبار کرنے والوں کی معاشی حالت اور ان کے انجام کو دیکھ لیں تو بہت ساری مثالیں سامنے آئیں گی کہ کتنے لوگ کنگلے اور قلاش ہو چکے ہیں۔ اور کتنوں نے اس کے شکنجے سے جان چھڑانے کے لیے کس کس قسم کے گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں کو وقتی طور پر اس میں فائدہ نظر آتا ہے، مگر اس کا انجام ہرگز اچھا نہیں ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک حدیث شریف میں اس وقتی فائدے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''الربا وإن كثر فإنّ عاقبته تصير إلى قلٍّ'' [مسند أحمد ۱/۳۹۳، مستدرك الحاكم ۲/۳۷] ''سود خواہ کتنا ہی زیادہ ہو، مگر اس کا انجام کار قلت اور کمی ہوتا ہے۔''

سود کی بے برکتی اور اللہ کے ہاں اس کی قباحت و شناعت کو بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ تمام اہل ایمان کو مخاطب کر کے اس سے بچنے اور اگر پہلے اس قسم کے حرام کاروبار میں ملوث رہا ہے تو اس کا بقیہ حصہ چھوڑ دینے کا حکم فرماتا ہے۔ اور اس حکم کو ٹھکرا دینے اور حکم عدولی کرنے کو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب پیغمبر ﷺ کے ساتھ ''جنگ'' سے تعبیر کرتا ہے۔ اور اللہ پاک نے یہ بھی واضح فرما دیا کہ سودی کاروبار سراسر ظلم پر مبنی ہے۔ اسلام کا یہ حکم ہے کہ کوئی کسی پر ظلم نہ کرے اور کسی